ج : لیز پر حاصل کی ہوئی زمین پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ یہ زمین دراصل حکومت کی ملکیت ہے نہ کہ زمین حاصل کرنے والے کی۔ زکوٰۃ اس چیز پر ادا کی جاتی ہے، جو اپنی ملکیت میں ہو۔ رہی وہ عمارت یا آفس جو اس زمین پر بنائی جاتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے کیوں کہ آفس یا عمارت عروض التجارۃ (مالِ تجارت) نہیں ہے۔ زکوٰۃ اس مالِ تجارت سے ادا کی جائے گی جو اس آفس یا عمارت میں فروخت کرنے کی غرض سے رکھا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر یوسف قرضاوی، ایضاً، ص ۱۳۹)

رویت ہلال کا فرق اور اعتکاف

س: صوبہ خیبر پختونخوا کے بعض علاقوں میں پاکستان کے دیگر علاقوں کے مقابلے میں رمضان المبارک ایک دن پہلے شروع ہوتا ہے۔ جب ہمارے ہاں رمضان کی ۲۰ تاریخ ہوتی ہے تو پنجاب میں ۱۹ رمضان ہوتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں کا کوئی آدمی پنجاب میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہے تو وہ اپنے ۲۰ رمضان کے حساب سے بیٹھے یا پھر ایک دن بعد پنجاب کے ۲۰ رمضان کے حساب سے۔ اسی طرح کا مسئلہ اعتکاف کے اختتام پر بھی پیش آتا ہے۔ اسی بنا پر ہمارے ہاں بعض لوگ یہاں کے ۲۰ رمضان کے مطابق وہاں اعتکاف کے لیے بیٹھ جاتے ہیں اور پھر یہاں کے ۲۹ یا ۳۰ رمضان کو اعتکاف ختم کر کے واپس آتے ہیں حالانکہ وہاں اعتکاف ابھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو پنجاب ہی کے حساب کے مطابق اعتکاف شروع کرتے ہیں اور ختم کرتے ہیں۔ تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ صحیح طرزِ عمل کیا ہے؟

ج: خیبر پختونخوا یا بلوچستان اور کسی دوسرے پاکستانی علاقے کو پاکستان میں قائم رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے کو اپنانا چاہیے۔ حکومت کا یہ کام شریعت کے مطابق ہے کہ اس نے رویت ہلال کے لیے کمیٹی قائم کی ہے اور اس کا ایک سربراہ مقرر کیا ہے۔ وہ کمیٹی ہر ماہ رویت ہلال کے لیے اجلاس بھی کرتی ہے اور چاند کو دیکھنے کا اہتمام بھی کرتی ہے۔ اس کی یہ کوشش قابلِ قدر ہے، لہٰذا اس کے فیصلے کے مطابق چلنا چاہیے۔

اگر اعتکاف کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں کی بیسویں رمضان خیبر پختونخوا کے بعد ہو،

خیبر پختونخوا میں اس دن جب لاہور، راولپنڈی، مری میں بیس ہو، ۲۱ رمضان ہوتو اعتکاف میں جہاں اعتکاف کرے گا اسی جگہ کا اعتبار ہوگا۔ اگرچہ اس نے ایک دن پہلے روزہ رکھا ہو۔ اسی طرح اعتکاف سے نکلنا بھی اس جگہ کے اعتبار سے ہوگا جہاں اعتکاف میں بیٹھا ہے۔ جب وہاں کے لوگ حکومت کی رویت ہلال کمیٹی کے مطابق چاند کا اعلان ہونے پر اعتکاف سے نکلیں تو وہ بھی نکلے اگرچہ اس علاقے میں لوگ ایک دن پہلے اعتکاف سے اُٹھ چکے ہوں اور ایک دن پہلے عید کر چکے ہوں۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

اقامتِ دین کے لیے مسجد کو زکوٰۃ دینا

س: زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک اقامتِ دین ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مسجد اقامتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کے لیے قائم کی گئی ہو تو کیا وہاں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

ج: وہ مسجد جو اقامتِ دین کی غرض سے قائم کی گئی ہو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ خیال رہے کہ اس زکوٰۃ کو مسجد کے مصارف میں خرچ نہیں کیا جاسکتا صرف اقامتِ دین کے اُمور میں صرف کیا جاسکتا ہے جو فی سبیل اللہ کی مد میں آتے ہیں، یا دیگر مصارف پر جو سورۂ توبہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

غیرمسلموں سے مالی تعاون کا حصول

س: ۱- مسلمانوں کا کوئی گروہ اگر خدمتِ خلق میں مصروف ہو اور کوئی غیرمسلم اس میں عملی، مالی یا کسی اور صورت میں تعاون کرنا چاہے، تو اس کے لیے کیا شرعی حکم ہے؟

۲- زیرتعمیر مسجد میں اگر کوئی غیرمسلم علانیہ قابلِ ذکر تعاون کرنا چاہے تو خادمین مسجد، اہلِ محلّہ کے لیے کیا حکم ہے؟ مندرجہ بالا حالات میں اگر نیت میں فتور نظر آ رہا ہو، اور مقصد اور نیت دونوں میں خلوص نظر آ رہا ہو، ہر دو صورتوں میں لائحہ عمل کیا ہوگا؟

۳- کیا اسلامی ریاست اپنے غیرمسلم ممالک سے اچھے پڑوس اور بہتر تعلقات کے علاوہ عوام کی فلاح و بہبود، تعلیم، سائنس، ٹکنالوجی اور جنگی ساز وسامان میں تعاون لے سکتی ہے، اگر غیرمسلم ریاست کی نیت میں بظاہر فتور نظر نہ آتا ہو؟